



سوال

(404) لاؤڈا اسپیکر پر خطبہ دینا اور امام کا قرأت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لاؤڈا اسپیکر پر خطبہ دینا اور امام کا قرأت کرنا جائز ہے یا ناجائز نیز اگر کوئی ایسا کرے تو اس کی اور جماعت کی نماز ہو سکتی ہے یا نہ؟ (عبدالحق سرری نگر)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نیک نیتی سے جائز ہے۔ واللہ یعلم المفید من المصلح (19 جمادی الاخر 64 ہجری)

شرفیہ

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سب سے بڑا مجمع حجہ الوداع کا تھا اس میں آپ ﷺ نے عید کے دن خطبہ فرمایا تو آپ ﷺ تقریر فرماتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ترجمان اور مبلغ تھے۔

"عن رافع بن عمر المزنی قال قرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحی علی بغلۃ شہباء وعلی یعبر والناس ینہ قلوبہم فاعاد النبی (سنن ابی داؤد ص 277) وقال فی تنفیج رجالہ موثقون وانخرجہ ایضا النسائی ج 1 ص 138"

سنت تو یہ تھی مگر چونکہ اب کل جدید لہذی کی بلا عموم البلوی ہے اور بعض اصحاب رضوان اللہ عنہم اجماع نے جدل سے اباحت بتائی ہے خیر سنت نہ سہی اباحت ہی سہی مگر یہ امر امام کو نماز میں جائز نہیں۔ اس لئے کہ خطبے میں تو مقصود اسراع سامعین ہے۔ یعنی سب کو سنانا مقصود ہے۔ اور نماز میں قرأت یا تکبیر میں بعض کا اسماء کافی ہے۔ اس لئے کہ صحیح بخاری میں ہے۔ کے حضور ﷺ کی علالت کے وقت آپ امام تھے۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکبر تھے۔ ثابت ہوا کہ آپ کی آواز پست تھی۔ تکبیر بھی سب کو نہ سنی جاتی تھی۔ اور حجہ الوداع میں تکبیر کا ثبوت نہیں ثابت ہوا کہ امام کی قرأت و تکبیر کا سب کو سنانا ضروری نہیں۔ لہذا بلا ضرورت ایک چیز کو مقصد بنانا نماز میں لاؤڈا اسپیکر لگانا تشریح جدید ہے۔ نیز آگے چل کر خطرہ ہے۔ کہ لوگ متقدمی اور امام پسندی میں اس کی اقتداء کر کے مساجد کو معطل کر دیں۔ اور نماز کھلیں بن جائے۔ (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

لاؤڈا اسپیکر



کے جواز پر علمائے اسلام کا عام طور پر اتفاق ہو چکا ہے۔ عدم جواز کے قائلین اس کا ثبوت نس دے سکے۔ اور نہ ہی اس کے عدم جواز اور ممانعت پر کوئی دلیل ملتی ہے۔ (مفتی اہل حدیث سوہدرہ پنجاب پاکستان 24 اگست 1951ء)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امر تسری

جلد 01 ص 590

محدث فتویٰ